الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ (آلِ عمرٰن ۳ : ۱۶۴)

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اُس نے بھیجا اُن میں ایک (عظیم) رسول اُنہیں میں سے

احسان ربّ العلیٰ

بصورت

میلاد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء

آج میلاد نبی ﷺ ہے کیا سُہانا نور ہے آ گیا وہ نور والا ﷺ جس کا سارا نور ہے

مؤلفہ = علامہ ملک ظہور الٰہی علوی

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ اہلِ سنّت والجماعت ڈڈیال آزاد کشمیر

ناشر : مرکزی میلاد مصطفیٰ ﷺ کمیٹی ڈڈیال آزاد کشمیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ زَیَّنَ النَّبِیِّیۡنَ بِحَبِیۡبِہِ الۡمُصۡطَفٰی وَ مَنَّ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِنَبِیِّہِ الۡمُجۡتَبٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیۡرِ الۡوَرٰی وَ آلِہِ النُّجَبَآءِ وَ اَصۡحَابِہِ النُّقٰی اما بعد!

اللہ ربّ العزت کے اپنی مخلوقات پر احسانات میں سب سے بڑا احسان اس کے حبیب کریم ﷺ کی اس جہانِ رنگ و بو میں تشریف آوری ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ باعثِ تخلیقِ کائنات بھی ہیں اور مقصودِ تخلیق بھی جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے:۔

"لَوۡ لَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ" — اے حبیب ﷺ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں (رب العلمین) یہ کائنات پیدا ہی نہ کرتا۔

اور شبِ معراج اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا:۔

"اَنَا وَ اَنۡتَ وَ مَا سِوَاکَ خَلَقۡتُہٗ لِاَجۡلِکَ" (معارج النبوۃ، شرح البردہ ص ۷۲) — میں ہوں اور تم ہو اے حبیب ﷺ اور تیرے علاوہ سب کچھ میں نے تیرے لئے پیدا کیا ہے۔

گویا یہ چرخِ نیلگوں، یہ ماہ تاباں، یہ خاورِ درخشاں، یہ روشن کہکشاں، یہ بہشت و جناں، یہ حُور و غِلماں، یہ ملائکہ و کروبیاں، یہ بعثتِ رسولاں، یہ آمدِ پیغمبراں، یہ ارضی گلستاں، یہ جشنِ بہاراں، یہ طیّورِ نغمہ خواں، یہ صبحِ تاباں، یہ شامِ خراماں، یہ سحر کی تابانیاں، یہ ایمان کی نور افشانیاں، یہ علم کی رنگینیاں، یہ حُسن کی جلوہ سامانیاں، یہ عشق کی جولانیاں الغرض ارض و سمٰوات کی یہ جملہ محفل فقط اس لئے قائم و دائم ہے کہ اس کی جان و روح میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جہاں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کو ربّ ذوالجلال نے اس کائنات کی تخلیق کا سبب بیان کیا وہاں جملہ اہلِ ایمان کے لئے بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کو احسانِ عظیم قرار دیا ہے۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ (آل عمران ۳:۱۶۴)

اے ایمان والو! ذرا سوچو کیا اس سے بڑا اور کوئی احسان ہو سکتا ہے کہ اُس خالقِ کائنات جلّ شانہٗ نے اپنا حبیب ﷺ ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں آپ ﷺ پر ایمان اور آپ کی غلامی کا شرف عطا فرمایا۔

رب العلمین نے ہمیں اپنا وہ حبیب ﷺ عطا فرمایا کہ

☆ جن پر ایمان لانے اور انکی نصرت کرنے کا اللہ جل شانہٗ نے جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے روز ازل عہد و پیمان لیا۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ .. الآیہ (آل عمران ۳: ۶۴)

☆ جن کی بعثت کے لئے ابراھیم و اسمٰعیل علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات دعائیں کرتے رہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلاً ... الآیہ (البقرۃ ۲: ۱۲۹)

☆ جن کی آمد کی بشارتیں دینا حضرات انبیاء اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فریضۂ نبوت تھا۔ وَ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ ..... الآیہ (الصف ۶)

☆ جن کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کو شرف قبولیت ملا۔

فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ الآیہ (البقرۃ: ۳۷) (تفسیر عزیزی جلد ۱: ص ۱۱۴)

☆ جن کا ذکر اور نشانیاں جملہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں پاتے رہے۔

یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْباً عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ الآیہ (الاعراف ۷: ۱۵۷)

☆ جن کے توسل سے سابقہ اقوام فتح و نصرت حاصل کرتی رہیں۔

وَ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ ..... الآیہ (بقرۃ ۲: ۸۹)

☆ کل میدان محشر میں " لوآء الحمد " جن کے ہاتھ میں ہوگا۔

☆ آدم علیہ السلام و من سوائی جن کے جھنڈے تلے پناہ لیں گے۔

☆ جو تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار ہونگے۔

☆ تمام اولاد آدم علیہ السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں شفاعت کیلئے عرض کناں ہوگی۔

☆ آپ ﷺ ہی مقام محمود پر جلوہ افروز ہونگے۔

☆ سب سے پہلے آپ ﷺ ہی شفاعت فرمائیں گے۔۔

(ماخوذ من الحدیث النبوی الشریف صحیح بخاری و مسلم و مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۴)

پس مبارک ہو! اے جملہ اہل ایمان کہ خالق کائنات نے اتنی عظمتوں و رفعتوں

والا اپنا محبوب عالی شان ﷺ ہمیں عطا فرمایا۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاء (القرآن)

یقیناً یہ سعادت سب سعادتوں سے عظیم ہے۔ یہ نعمت سب نعمتوں کی جان ہے۔
یہ عظمت تمام عظمتوں کی اصل ہے۔ اور یہ شرف ہر شرف سے اعلیٰ وارفع ہے

اگر ایمان کی آنکھ سے دیکھا جائے تو

* آمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑا خوشی کا کوئی اور موقعہ نظر نہیں آئے گا۔
* جشنِ میلاد النبی ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی جشن نہیں ہوگا۔
* اور عید میلاد النبی ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی عید نہیں ہوگی۔

اس لئے اللہ ربّ العزت نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا!

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذَالِكَ فَلْيَفْرَحُوْا وَ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس ۱۰:۵۸)

اے حبیب ﷺ! فرما دیجئے اللہ جل شانہٗ کے فضل اور رحمت کے ساتھ (آپ کی تشریف آوری ہے) پس اس پر (اہلِ ایمان) خوشی منائیں یہ بہت بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

آمد و بعثتِ مصطفیٰ ﷺ اللہ کا فضل اور رحمت ہے

مذکورہ بالا آیہ مبارکہ میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب ﷺ کی ذات کو اپنا فضل و رحمت قرار دیتے ہوئے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ اس فضل و رحمت پر خوشیاں منائیں اور یہ خوشی منانا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں خواہ وہ مال و متاع ہو، زر و جواہر ہوں، دنیا کی حسی و معنوی نعمتیں یا آخرت کی حسنات و خیرات ہوں۔ یعنی میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار فرحت و مسرّت دنیوی و اُخروی جمیع خیرات و برکات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

قرآن پاک میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کا ذکر فرمایا اس سے مراد بالعموم نبی مکرم ﷺ ہی ہیں۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النساء۴: ۸۳)	اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت (بعثتِ نبوی) نہ ہوتی تو تم ضرور شیطان کے پیروکار ہوتے سوائے چند کے۔

اور ارشاد فرمایا!

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء۲۱: ۱۰۷)	اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے حبیب ﷺ سوائے رحمت تمام جہانوں کے لئے۔

علمائے اہلِ سنّت درج بالا آیات میں فضل اور رحمت سے حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہی مراد لیتے ہیں۔

جبکہ دیوبندی عالم اشرف علی تھانوی صاحب بھی یہی معنیٰ مراد لیتے ہوئے لکھتے ہیں!

" اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سیاق وسباق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر اس سے معنیٰ عام لئے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کا قدوم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائیں گی اس لئے کہ حضور ﷺ کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔ "

(از اشرف علی تھانوی، خطبات بنام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۰: ۲۱ مطبوعہ جمیلی کتب خانہ لاہور)

خوشی کا اظہار صرف میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر

میلاد مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کا اظہار کرنے اور جشن منانے والے اہل ایمان پر اعتراض کرنے اور فتوے لگانے والوں کے لئے مقام غور وفکر ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے خوشی منانے کا حکم صرف اپنے حبیب لبیب ﷺ کی آمد و بعثت پر ہی صادر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے!

" فَلْيَفْرَحُوْا " پس تم خوشیاں مناؤ (اے ایمان والو)

اس مقام کے علاوہ ہر جگہ اور ہر قسم کی عطا پر خوشی کے اظہار سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ مذمت بھی فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا۔

" وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرُ " (الحدید ۵۷ : ۲۳)

اور نہ خوشی مناؤ اس چیز پر جو تمھیں وہ عطا کرے اور اللہ جل شانہٗ پسند نہیں کرتا کسی مغرور اور فخر کرنے والے کو۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

"لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْ وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ " (اٰل عمران ۳ : ۱۸۸)

ہرگز خیال نہ کریں کہ جو لوگ خوشی مناتے ہیں اپنی کارستانیوں پر اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے کاموں پر جو انھوں نے کیے ہی نہیں تو ان کے متعلق یہ گماں نہ کرو کو وہ عذاب سے امن میں ہیں، ان کے لئے ہی تو دردناک عذاب ہے۔

پس ثابت ہوا کہ صرف میلاد مصطفیٰ ﷺ پر ہی خوشی منانا حکم باری تعالیٰ کے مطابق اہلِ ایمان پر لازم وضروری ہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے علاوہ کسی اور نعمت یا مقام پر خوشی منانا جائز ہی نہیں۔

احسان بھی صرف بعثتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام پر جتلایا گیا

اسی طرح قرآن وحدیث میں کسی مقام پر بھی احسان جتلانے کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا!

" يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (البقرۃ ۲ : ۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو احسان جتلا کر اور اذیت دے کر۔

اللہ جل شانہٗ نے احسان جتلانے سے منع فرمایا اور اسے نیکیوں کے ضائع کرنے کا سبب قرار دیا۔ اور خود بھی کائنات کی تخلیق اور اس کی جملہ نعمتوں میں سے کسی پر احسان نہیں جتلایا سوائے اپنے

حبیب کریم ﷺ کی بعثت کے۔ کیونکہ فقط یہی وہ نعمت ہے جو تمام نعمتوں کی اصل اور جان ہے لہٰذا صرف اسی مقام پر فرمایا!

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران ۳:۶۴)

ان آیات بینات سے یہ بات ظاہر وعیاں ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی جملہ نعمتوں اور رحمتوں میں سب سے بڑی نعمت میلاد النبی ﷺ ہے اور خالق کائنات کے تمام احسانات میں سب سے بڑا احسان بعثت حبیب خدا ﷺ ہی ہے۔

لہٰذا اس عظیم موقع پر خوشیاں منانے، جشن بپا کرنے اور اسے عید سمجھنے بلکہ سب عیدوں کی جان قرار دینے اور خالق کائنات کے حضور ہدیۂ تشکر وامتنان بجالانے میں کسی ایمان والے کو تو تردد نہیں ہوسکتا۔

البتہ یہ امر انتہائی قابل افسوس ہے کہ کچھ اسلام کے دعویدار اس بارے میں مشکوک ومتذبذب نظر آتے ہیں اور بعض ناعاقبت اندیش تو اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ

- وہ کبھی تو تاریخ میلاد النبی ﷺ کو مشکوک بنانے کی سعی نامشکور کرتے ہیں
- اور کبھی محفل اور جشن وجلوس میلاد النبی ﷺ پر فتویٰ بازی کرتے نظر آتے ہیں

انہیں کیا خبر کہ اس ساری کاوش کے پسِ پردہ وہ فکر اور سوچ کارفرما ہے جس کے بارے میں حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ''ابلیس کی مجلس مشاورت'' کے ضمن میں کہا تھا!

؎ روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

ہم اختصار کے ساتھ ان موضوعات پر علمائے ربانی، مفسرین، محدثین، فقہاء اور مؤرخین کی آرا ہدیۂ قارئین کرتے ہیں اس امید پر! ؎ شائد کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

تاریخ میلاد النبی ﷺ

تجلی نور وحدت، امام الانبیاء، سید المرسلین ورحمۃ للعلمین کی اس جہانِ رنگ وبو میں تشریف آوری درج ذیل ائمہ وعلماء کے نزدیک: ۱۲ ربیع الاول بروز پیر بوقت صبح صادق بمطابق ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء کو ہوئی۔

۱۔ اوّلین مفسر ومؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (تاریخ طبری جلد۲ ص۱۲۵)

۲۔ عظیم مفسر ومحدث امام ابن کثیرؒ (سیرت ابن کثیر جلد۱ ص۱۹۹)

۳۔ عظیم مؤرخ امام ابن خلدونؒ (تاریخ ابن خلدون جلد۲ ص۷۱۰)

۴۔ عظیم سیرت نگار امام محمد ابن اسحاقؒ (السیرۃ النبویہ جلد۱ ص۱۷۱)

۵۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردیؒ (اعلام النبوۃ ص۱۹۲)

۶۔ علامہ ابن جوزیؒ (الوفا لابن جوزی ص۹۰)

۷۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (مدارج النبوۃ جلد۲ ص۱۵)

۸۔ علامہ محمد صادق العرجونؒ الازہری (محمد رسول اللہ جلد۱ ص۱۰۲)

۹۔ علامہ محمد رضا قاہرہ (محمد رسول اللہ جلد۲ ص۱۹)

۱۰۔ امام محمد ابوزہرہؒ (خاتم النبیین جلد۱ ص۱۱۵)

۱۱۔ علمائے دیوبند کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب (سیرت خاتم الانبیاء ص۱۸)

۱۲۔ اہلِ حدیث عالم نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب (الشمامۃ العنبریہ ص۷)

ان تمام ائمہ مفسرین، محدثین، مؤرخین کا اتفاق ہے کہ میلاد مبارک ۱۲ ربیع الاول کو ہی ہے۔ صرف محمود پاشا فلکی نے تاریخ میلاد مبارک میں اختلاف کیا ہے۔

اس کے متعلق مفسر قرآن اور عظیم سیرت نگار حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''ضیاء النبی ﷺ'' میں تبصرہ فرماتے ہیں!

''برِ صغیر پاک و ہند کے بعض سیرت نگاروں نے محمود پاشا فلکی کے حوالے سے لکھا ہے ۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں تھا بلکہ پیر کا دن ۹ ربیع الاول کو بنتا ہے لہٰذا ۹ تاریخ صحیح ہے لیکن دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ ان لوگوں کو محمود پاشا کے اصلی وطن کا بھی حتمی علم نہیں ہے۔

علامہ شبلی نعمانی اور قاضی سلیمان منصور پوری نے محمود پاشا کو مصر کا باشندہ لکھا ہے۔ مفتی محمد شفیع صاحب انہیں مکی لکھتے ہیں۔ مولانا حفیظ الرحمن سیوہاروی نے انہیں قسطنطنیہ کا مشہور ہیئت دان اور منجم بتایا ہے۔ (ضیاء النبی ﷺ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۳۸)

غور کیجئے! ایسے غیر معروف محمود پاشا فلکی کی تحقیق پر کیا کوئی ذی عقل بھروسہ کر سکتا ہے اور محض اس کی اتباع کرنے والے علماء کے قول کو سند بنا کر کیا کوئی ذی ہوش اپنے آقا و مولا ﷺ کے متفقہ یوم میلاد کو مشکوک و متنازعہ بنا سکتا ہے؟

ایں خیال است و محال است و جنوں

تاریخِ وصال النبی ﷺ

عید میلاد النبی ﷺ سے پہلو تہی کرنے والے یہ بے بنیاد الزام بھی تراش لیتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول یوم وفات ہے اس لئے اس دن خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

یہ بات اگر کسی ایسے شخص کے منہ سے نکلے جو قرآن اور حدیث سے نا آشنا ہو اور نور ایمان اس کے ظلمت کدۂ دل تک نہ پہنچا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

لیکن اگر کوئی اسلام کا دعویدار یہ اعتراض کرے تو حیرانی ضرور ہوتی ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی وہ اسلام کے فلسفۂ موت وحیات سے بے خبر ہے۔

کیا اسے علم نہیں کہ تاجدارِ انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے دامنِ کرم میں جسے پناہ مل جائے موت اس کے لئے حیات بن جاتی ہے۔

اس آقا ﷺ کی حیات کا عالم کیا ہوگا جس کے غلاموں تک موت کی رسائی ممکن نہیں۔

جس کی راہِ وفا کے شہیدوں کے بارے میں خالقِ موت وحیات ارشاد فرماتا ہے!

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ	اور تم مت کہو انہیں جو قتل کیے گئے
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ	اللہ کے راستہ میں کہ وہ مردہ ہیں
وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ۲: ۱۵۴)	بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

اور سورۂ آل عمران میں فرمایا! کہ تم انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو۔ (آل عمران۳: ۱۶۹)

اب ذرا سوچئے! کیا کوئی ایمان والا یہ مطالبہ کرسکتا ہے کہ شہیدوں کے آقا ومولا، انبیاء کے امام اور رسولوں کے تاجدار ﷺ کے یوم وصال کو یوم وفات اور یوم غم والم کے طور پر منایا جائے؟

پھر بھی اگر کوئی خبطی یہ سوال کرے تو اس کے سو سوالوں کا ایک جواب بھلا جو اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے! وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (القرآن)

البتہ طالبانِ عرفان وتحقیق کیلئے عرض ہے کہ وصال النبی ﷺ کی تاریخ میں اختلاف ہے

صحابہ کرامؓ سے کئی اقوال مروی ہیں مثلاً یکم ربیع الاول، ۲ ربیع الاول، ۸ ربیع الاول، ۱۰ ربیع الاول حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ سے مروی ہے، ۱۲ ربیع الاول حضرت عائشۃ الصدیقہؓ کا قول ہے، ۱۵ ربیع الاول حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے نزدیک ہے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۲) (وفاالوفا جلد ۱ صفحہ ۳۱۸) (الطبقات الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

شیخ الشیوخ حضرت خواجہ شمس العارفینؒ سیالوی کی تحقیق یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں!

''آنحضرت ﷺ کی تاریخ وصال کے بارے میں اختلاف ہے اکثر کے نزدیک تاریخ وصال ۲ ربیع الاول ہے بعض کے نزدیک آٹھویں اور بعض کے نزدیک بارھویں تاریخ ہے لیکن پہلا قول یعنی ۲ ربیع الاول سب سے صحیح ہے'' (مرأۃ العاشقین صفحہ ۱۴۸)

علامہ نور بخش توکلی لکھتے ہیں!

''حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابو نجف کا قول ہی معتمد ہے کہ وفات شریف ۲ ربیع الاول کو ہوئی''

(سیرت رسول عربی صفحہ ۱۷۳)

علامہ شبلی نعمانی صاحب بھی اس مسئلہ پر تین صفحات لکھنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں! ''اس لئے وفات نبی ﷺ کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے'' (حاشیہ سیرۃ النبی جلد ۲ صفحہ ۷۱)

دیوبندیوں کے مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی ۲ ربیع الاول کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔

(سیرت خاتم الانبیاء صفحہ ۱۴۴)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں تقویم (دنوں کا حساب) کے مطابق بھی تاریخ وصال یکم یا ۲ ربیع الاول زیادہ قرین قیاس ہے۔

<u>یہ امر ثابت شدہ ہے</u> کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کا خطبہ میدان عرفات میں ۹ ذوالحج بروز جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ (بخاری ۲: ۶۶۲) (ترمذی ۲: ۱۲۲) (مشکوٰۃ ۲۱۲)

<u>یہ امر بھی متفق علیہ ہے</u> کہ آپ ﷺ کا وصال پیر کے دن ہوا (تمام کتب سیرت و تاریخ)

لہٰذا ذوالحج کے بقیہ ۲۰ دن + ۳۰ دن محرم + ۲۹ دن صفر = ۷۹ اس حساب سے یکم ربیع الاول پیر کے دن بنتی ہے۔ اور اگر محرم بھی ۲۹ دن کا شمار کریں تو پیر کو ۲ ربیع الاول بنتی ہے۔ اور یہی روایات کے بھی زیادہ مطابق ہے۔

تاریخ میلاد النبی ﷺ اور وصال النبی ﷺ کے متعلق فتویٰ

اگر ۱۲ ربیع الاول کو ہی تاریخ میلاد النبی ﷺ اور تاریخ وصال النبی ﷺ تسلیم کر لیا جائے تو اس بارے میں امام المحدثین والفقہا حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ کا فتویٰ ملاحظہ فرمایئے!

فَدَلَّتْ قَوَاعِدُ الشَّرِيْعَةِ عَلٰى اَنَّه يُحْسِنُ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ اِظْهَارُ الْفَرَحِ بِوِلَادَتِهٖ ﷺ دُوْنَ اِظْهَارِ الْحُزْنِ فِيْهِ بِوَفَاتِهٖ ﷺ

شریعت مطہرہ کے قوانین اس بات پر رہنمائی کرتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول میں ولادت نبی مکرم ﷺ پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ آپ کے وصال پر غم کا اظہار ہو۔

(الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۹۳)

مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب لکھتے ہیں!

" علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات نہ چاہیئے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوئی ہے ذکر غم جانکاہ اس محفل میں نازیبا ہے ۔حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔" (تاریخ حبیب الالہ صفحہ ۱۵)

جمعۃ المبارک "عید المسلمین" ہے

حدیث پاک سے ثابت ہے کہ جمعۃ المبارک کو اللہ جل شانہٗ نے "عید المسلمین" قرار دیا حالانکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی ہوئی اور اسی دن آپ علیہ السلام کا وصال بھی ہوا نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں!

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَه فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ قُبِضَ

بے شک تمہارے دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن آپ کا وصال ہوا۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ ۱۵۰، ابوداؤد و ابن ماجہ وغیرہ)

اور یہ بھی فرمان نبی مختار ﷺ ہے

اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ (سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۷۸)

یہ جمعہ عالی شان دن ہے جسے اللہ جل شانہٗ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے

اب فرمایئے! کیا جمعۃ المبارک کی فضیلت محض اس لئے نہیں کہ اس دن آدم علیہ السلام کا پیکر خاکی تیار ہوا؟ اور اسی دن آپ کا وصال بھی ہوا لیکن نہ جمعہ کی فضیلت میں کمی آئی اور نہ ہی اس دن غم واندوہ کے اظہار کا حکم ہوا ۔ نہ سوگ منایا گیا بلکہ یہ دن اسی طرح مسلمانوں کے لئے " عید" قرار پایا اور اس کی افضل الایام ہونے کی حیثیت بھی برقرار رہی۔

نیز ہر جمعہ کے دن ہر بار ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس کے بارے میں سرکار دوعالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ -- مِنْهَا سَاعَةٌ	جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے
" مَنْ دَعَا اللهَ فِیْهَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ	جس میں جو بھی اللہ جل شانہٗ سے دعا
(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ مسند احمد)	کرے وہ اسے قبول فرماتا ہے۔

میلاد النبی ﷺ پر عید کا اطلاق

اے ایمان والو! انصاف کرو! اپنے آقا و مولا ﷺ کی قدر و منزلت پہچاننے کی کوشش کرو!

- تم تخلیق آدم علیہ السلام کے دن تو ہر ہفتے عید مناتے ہو۔
- حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کے دن کو عید الاضحیٰ جانتے ہو۔
- ماہِ نزول قرآن کے اختتام پر عید الفطر مناتے ہو۔

کیا وہ دن عید نہیں ہوگا ، وہ رات عید نہیں ہوگی جس رات اور دن میں صاحب قرآن انبیاء کے آقا، تاجدار مرسلین، سیّد الاوّلین والآخرین اور حبیب ربّ العلمین ﷺ تشریف لائے؟ اگر ایمان سلامت ہے تو یقین کیجئے کہ یہ سب عیدوں سے بڑی عید ہے اسے جوشِ ایمان اور نورِ ایقان سے منایئے۔

مومنو خوشیاں مناؤ کملی والا آ گیا رب سلم گنگناؤ کملی والا آ گیا

اکابرین اُمّت نے بھی میلاد النبی ﷺ کو عید قرار دیا ہے

امام الشیخ فتح اللہ بنانیؒ مصری میلاد النبی ﷺ کو عیدوں سے بڑی عید قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں!

یَجِبُ عَلٰی اُمَّتِهِ الَّتِیْ رَفَعَهَا اللهُ اس دن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو

بِهٖ عَلَى الْاُمَمِ اَنْ يَّتَّخِذُوْا لَيْلَةَ وِلَادَتِهٖ ﷺ عِيْداً اَكْبَرَ الْاَعْيَادِ (مولد خیر خلق اللہ صفحہ ۱۶۵)

تمام امتوں پر فضیلت عطا کی ہے لہٰذا امت پر فرض ہے کہ آپ ﷺ کی میلاد پاک کو سب عیدوں سے بڑی عید کے طور پر منائیں۔

امام قسطلانی شارح بخاری المتوفی ۹۲۳ھ فرماتے ہیں!

رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً اِتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ مُبَارَكِ اَعْيَاداً فَيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جسنے ماہ میلاد کی راتوں کو عید منا کر ہر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں بغضِ نبی ﷺ کا مرض تھا۔

(المواھب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۸)

شب میلاد النبی ﷺ شب قدر سے افضل ہے

یہ حدیث پاک آپ نے ملاحظہ فرمالی کہ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی (ساعت) ہے جس میں اللہ جل شانہٗ دعائیں قبول فرماتے ہیں۔ اس گھڑی کو یہ شرف اس لئے ملا کہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اسیطرح لیلۃ القدر میں قبولیتِ دعا کی گھڑی اس لئے بابرکت ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا۔

اب غور فرمایئے کہ اس وقت کی عظمت کتنی ہوگی جس میں حضرت آدم علیہ السلام کے بھی امام اور صاحب قرآن سیّد الانام علی التحیۃ والسلام خود تشریف لائے۔

اس کے متعلق مولانا عبدالحی لکھنویؒ امام المحدثین حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

قُلْنَا: اِنَّهٗ ﷺ وُلِدَ لَيْلًا فَتِلْكَ اَلَّيْلَة اَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِلَا شُبْهَةٍ وَقَالَ اَلشَّيْخُ اَلْحَدِيْثُ اَلْحَافِظُ اِبْنُ حَجَرٍ: اَلْاَزْمِنَةُ وَالْاَمْكِنَةُ تَتَشَرَّفُ بِشَرَفِ

اور ہم کہتے ہیں کہ جس رات حضور ﷺ تشریف لائے وہ رات بلاشبہ لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ اور شیخ الحدیث حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ وقت اور جگہ کی برکت اس بابرکت ذات کی وجہ سے ہوتی

مَنْ يَّكُوْنُ فِيْهَا..... ہے جو اس وقت یا اس جگہ میں موجود ہو۔

وَ كَذَاقَالَ بَعْضُهُمْ : اِنَّ لَيْلَةَ اسیطرح بعض آئمہ نے فرمایا ہے کہ

مَوْلِدِهٖ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ میلادالنبی ﷺ کی رات لیلۃ القدر سے

(فتاویٰ عبدالحی جلد۳ صفحہ۹) افضل ہے۔

جبکہ مجتہدِ امت حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے امام ہیں آپؒ کے نزدیک تو شب جمعہ بھی لیلۃ القدر سے افضل ہے اس وجہ سے کہ اس رات حضور ﷺ کا نور مقدس حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جلوہ افروز ہوا۔

اب کون اندازہ کرسکتا ہے کہ جس رات نور اکمل، پیکرِ جمال بشری میں جلوہ گر ہوا وہ رات یعنی شب میلادالنبی ﷺ لیلۃ القدر سے کتنے درجہ افضل ہوگی۔

حضرت امام ؒ فرماتے ہیں۔

اِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ مِنْ بے شک جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے

لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِاَنَّهٗ فِيْ لَيْلَتِهَا کیونکہ اس رات حضور ﷺ کا نور مبارک

حَلَّ النُّوْرُ الْبَاهِرُ الشَّرِيْفُ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک

فِيْ بَطْنِ الْمُكَرَّمَةِ آمِنَةَ میں جلوہ گر ہوا۔ (مولد خیر خلق اللہ: ۱۵۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا!

ازامام احمدؒ منقول است کہ گفت حضرت امام احمد ابن حنبل سے منقول ہے آپ فرماتے

شبِ جمعہ فاضل تر است از شبِ قدر ہیں کہ جمعہ کی رات شب قدر سے افضل ہے۔

(اشعۃ اللمعات ا: ۵۷۷)

دیوبندیوں کے امام جناب اشرف علی تھانوی صاحب بھی لکھتے ہیں۔

''امام احمدؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اسلئے کہ اس شب میں رسول عالم ﷺ اپنی والدہ کے شکمِ طاہرہ میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکتِ دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کرسکتا'' (جمعہ کے فضائل صفحہ۴)

محفل، جشن وجلوسِ میلاد النبی ﷺ

اہل ایمان کو چاہیے کہ میلاد النبی ﷺ کی نورانی نسبت والے تمام اوقات کی قدر کریں ان میں ربیع الاول کی ایمانی بہار کا وقت ہو، پیر کا دن یا رات ہو، خواہ شب جمعہ ہو ان میں کوئی لمحہ بھی غفلت سے گزارنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ ان اوقات میں نسبتِ مصطفوی ﷺ سے کیا ہوا کوئی نیک عمل ضائع نہیں ہوتا۔

مومن کے عمل کی تو کیا شان ہوگی میلاد شریف کے حوالہ سے تو اللہ جل شانہٗ کافر کا عمل بھی ضائع نہیں کرتا۔

جیسا کہ ابولہب نے میلاد شریف کی خبر سنانے کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تو جہنم میں بھی اسے ہر پیر کے دن انگشت شہادت سے (جس کے ساتھ اشارہ کر کے اپنی لونڈی کو آزاد کیا) اسے ایک خاص مشروب ملتا۔ (صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۷۶۴ فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ صفحہ ۱۴۵)

میلاد پاک کے ان اوقات میں صدقہ وخیرات ادا کرنا، روزہ رکھنا، ذکر واذکار کرنا، محفل سجانا، جشن منانا یا جلوس نکالنا۔ یہ ساری اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کرنے کی صورتیں ہیں جو اہلِ ایمان ہمیشہ سے کرتے چلے آرہے ہیں۔

ہم مومنین کے یقین میں اضافہ اور مخالفین ومنکرین کو دعوت غور وفکر کیلئے ان مختصر اوراق میں چند اکابر علماء کے اقوال نقل کر رہے ہیں اور علماء ملت کی ایک فہرست تحریر کر رہے ہیں جنہوں نے اس موضوع پر مستقل کتب تصنیف فرمائیں ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء بجاہ حبیب المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

الامام محدث ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں!

اہلِ حرمین شریفین مکہ ومدینہ اور مصر ویمن وشام اور تمام بلادِ عرب، مشرق ومغرب کے مسلمانوں کا پُرانے زمانے سے معمول ہے کہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے۔ قسم قسم کی زیبائش وآرائش کرتے، خوشبو لگاتے اور ان ایام (ربیع الاول) میں خوب خوشی ومسرت کا اظہار کرتے، حسبِ توفیق نقد وجنس لوگوں پر خرچ کرتے۔ اور میلاد شریف پڑھنے اور سُننے کا اہتمام بلیغ کرتے۔ اور اس کی

بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ ہے کہ سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت، رزق، مال اور اولاد میں زیادتی اور شہروں میں امن وامان اور گھر بار میں سکون و قرار جشنِ میلاد النبی ﷺ کی برکت سے رہتا ہے۔

(بیان المیلاد النبوی لابن جوزی صفحہ ۵۷۔۵۸)

شارح بخاری امام احمد قسطلانی المتوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں!

خدا تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس شخص پر جو ماہ میلاد پاک ربیع الاول کی راتوں کو خوشیوں کی عیدیں بنالے تاکہ جس کے دل میں بُغضِ شانِ رسالت کی بیماری ہے اس کے دل پر قیامت قائم ہو جائے۔ (المواہب مع الزرقانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

ملا علی القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں!

اَمَّا اَهْلُ مَكَّةَ يَزِيْدُ اِهْتِمَامَهُمْ بِهٖ عَلٰى يَوْمِ الْعِيْدِ	اہلِ مکہ میلاد شریف کا اہتمام عید سے بڑھ کر کرتے۔ (المورد الروی طبع مکہ صفحہ ۲۸)

مفتی محمد مظہر اللہ مجددی دہلوی فرماتے ہیں!

میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارھویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کیلئے دلیل شرعی ہونی چاہیئے مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے۔

یہ کہنا کہ ''صحابہ کرام نے کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی، نہ جلوس نکالا'' دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا (فتاویٰ مظہری صفحہ ۴۳۵)

اس موضوع پر علماء امت نے بے شمار کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ ہم ایک مختصر فہرست نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ المیلاد النبوی ﷺ از امام ابن جوزیؒ ۵۹۷ھ
۲۔ جامع الآثار فی مولد النبی المختار از امام ناصر الدین محمد بن ابی بکر الدمشقی ؒ المتوفی ۸۰۸ھ
۳۔ اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق " "
۴۔ مورد الصافی مولد الھادی " "
۵۔ حسن المقصد فی عمل المولد از امام جلال الدین السیوطی ؒ ۸۴۹ھ

۶۔ جزء فی المولد الشریف از امام سخاوی ۷۔ مولد النبی ﷺ از حافظ ابن کثیر ؒ ۷۷۴ھ
۸۔ المورد الروی از ملا علی قاریؒ ۱۰۱۴ھ ۹۔ المورد الھنی فی المولد النبی از حافظ عراقیؒ
۱۰۔ مولد النبی از شیخ سید جعفر البرزنجیؒ ۱۱۔ ماثبت بالسنۃ از شاہ عبدالحقؒ محدث دہلوی
۱۲۔ مولد الغرب از شیخ محمد الغربؒ ۱۳۔ مولد مصطفیٰ از الاستاذ خیر الدین وائلیؒ
۱۴۔ فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ۱۵۔ اثبات المولد والقیام از شاہ احمد سعیدؒ دہلویؒ
۱۶۔ عرف التعریف بالمولد الشریف از امام شمس الدین ابن جوزیؒ
۱۷۔ الباعث علی انکار البدع والحوادث از امام بوشامہؒ ۶۶۵ھ
۱۸۔ التنویر فی مولد السراج المنیر از امام ابوخطاب ابن وحیدؒ
۱۹۔ النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولود سید آدم از ابن حجر مکیؒ
۲۰۔ نظم البدیع فی مولد النبی الشفیع از امام یوسف بن اسمٰعیل نبھانیؒ
۲۱۔ حول الاحوال بالمولد النبوی الشریف از شیخ محمد علوی مالکیؒ
۲۲۔ مولد الدیبعی از امام عبدالرحمٰن بن الدیبعی الشیبانیؒ ۹۴۴ھ
۲۳۔ سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر از امام علی بن محمد الحبشیؒ
۲۴۔ سبل الھدیٰ والرشاد از امام محمد بن یوسف صالحی شامیؒ
۲۵۔ سعید البیان فی مولد سید الانس والجان از شاہ احمد سعیدؒ دہلوی ۱۲۷۷
۲۶۔ خیر البیان من الحسنات سعید البیان فی مولد سید الانس والجان از شاہ محی الدین عبداللہ ابوالخیرؒ
۲۷۔ خیر الورد فی احتفال المولد از شاہ ابوالحسن زید فاروقیؒ
۲۸۔ اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام از مولانا سلامت اللہ بدایونیؒ
۲۹۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم از مولانا عبدالحقؒ الہ آبادی
۳۰۔ انوار ساطعہ در بیان مولد و فاتحہ از مولانا عبدالسمیع رام پوریؒ
۳۱۔ الشمامۃ العنبریہ من خیر مولد البریہ از محمد صدیق حسن خان بھوپالیؒ

میلاد منانا سنّت سیّد الانام ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہے

میلاد مبارک کی نعمت عظمیٰ پر خالق کائنات کا شکر ادا کرنے کی کئی صورتیں ہیں جو حضور ﷺ و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں جن میں ۱۔ روزہ رکھنا ۲۔ لوگوں کو کھانا کھلانا اور

ضیافت کا اہتمام کرنا ۳۔ محفل منعقد کرنا اور حضور ﷺ کے کمالات وفضائل بیان کرنا ۴۔ تاجدار مدینہ ﷺ کی آمد پر گلیوں اور بازاروں میں نکل کر استقبال کرنا، نعتیہ اشعار پڑھنا۔ مذکورہ بالا تمام امور کا ثبوت ہمیں احادیث مبارکہ سے ملتا ہے جیسا کہ!

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَ بُعِثْتُ اَوْاُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (مسلم جلد ا صفحہ ۱۷۹)(ترمذی جلد ا صفحہ ۱۲۳)

حضور ﷺ سے پیر کے دن روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ میری میلاد کا دن ہے اور اسی دن میری بعثت ہوئی یا قرآن نازل ہو۔

اس حدیث پاک کے مطابق حضور ﷺ ہر سال تقریباً ۴۸ بار (اگر رمضان المبارک کے چار پیر شامل نہ کریں) اپنی میلاد منایا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے دو بکرے ذبح فرما کر صحابۂ کرام کو کھانا کھلایا اور ضیافت کا اہتمام کیا جس کے متعلق امام جلال الدین السیوطی لکھتے ہیں!

اَنَّ الَّذِیْ فَعَلَهٗ اَلنَّبِیُّ ﷺ اِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلَى اِيْجَادِ اللّٰهِ اِيَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَ تَشْرِيْعَهٗ لِاُمَّتِهٖ (الحاوی للفتاوی جلد ا صفحہ ۱۹۲)

نبی اکرم ﷺ نے یہ اس لئے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا اور تاکہ اُمت کے لئے ایک طریقہ کار بن جائے

تاجدار مدینہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری پر صحابہ کرام فرماتے ہیں!

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَ تَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ يَا مُحَمَّدُ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۱۹)(بخاری حدیث الہجرہ)

پس مرد وزن مکانوں پر چڑھ گئے اور بچے وخدام راستوں میں پھیل گئے اور یا محمد یارسول اللہ ﷺ کے نعرے لگانے لگے۔

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتیں اور بچیاں یہ نعت پڑھنے لگیں!

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے گا ہم پر اس نعمت کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔

(تعلیق، البدایہ والنہایہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵)(نشر الطیب از اشرف علی تھانوی صفحہ ۸۲)

جشن وجلوسِ میلاد النبی ﷺ سنّتِ حسنہ اور عمل اہل ایمان ہے

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے

جس نے اسلام میں سنّت حسنہ کا آغاز کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور بو بعد میں اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی آغاز کرنے والے کو ملے گا اور بعد والے کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی'' (مسلم جلد ا صفحہ ۳۱۴) (مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم)

جس طرح صحابہ کرام نے مدینہ المنورہ میں حضور ﷺ کی آمد کے موقع پر جشن وجلوس منایا اسی طرح میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جس جلوس کا آغاز سلطان المظفر ابوسعید نے ۶۰۴ھ کو کیا درج بالا حدیث پاک کے مطابق امام قسطلانی شارح بخاری نے (مواھب اللدنیہ جلد ا صفحہ ۱۴۸)، (محدث اعظم امام سخاوی نے سبل الہدیٰ جلد ا صفحہ ۴۳۹) (امام ابوشامہ استاد امام نووی السیرۃ الحلبیہ صفحہ ۸۰) نے سلطان مظفر کے جشن وجلوس کے اس عمل کو سنّت حسنہ قرار دیا ہے اور خراج تحسین پیش کیا اور اب یہ اطراف واکناف عالم میں جمیع اھلِ ایمان کا عمل بھی ہے۔

میلاد شریف کی مخالفت بدعت سیئہ اور عمل شیطان ہے

گزشتہ آیات، احادیث اور اقوال آئمہ سے ثابت ہوا کہ میلاد النبی ﷺ منانا حکم خداوندی کے مطابق، سنّت رسول اکرم ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عملِ حسنہ ہے لہٰذا اس کی مخالفت بدعت سیئہ (گمراہ کن بدعت) اور ایمان سے محرومی کا سبب ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

حضرت امام مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ فرماتے ہیں کہ ''ہر وہ بدعت جو سنّت کو ختم کرنے والی ہو بدعت سیئہ یعنی گمراہ کن بدعت ہوتی ہے''۔ (مکتوبات امام ربانی صفحہ ۳۱۰)

سرکار دو عالم ﷺ کی میلاد کی مخالفت کرنے والا پہلا فرد اور اس موقع پر چیخ وپکار کرنے والا شیطان ابلیس ملعون تھا۔ علامہ ابوالقاسم سہیلی فرماتے ہیں!

ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔'' (السیرۃ النبویہ از ابن کثیر ؒ صفحہ ۲۱۲ جلد ا)

علامہ احمد بن زینی دحلان۔السیرۃ النبویہ میں (جلد اصفحہ ۴۷) رقم طراز ہیں۔

" عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اِبْلِيْسَ لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَرَأَى تَسَاقُطَ النُّجُوْمِ قَالَ لِجُنُوْدِهٖ قَدْوُلِدَ اللَّيْلَةَ وَلَدٌ يُفْسِدُ اَمْرَنَا۔ فَقَالَ لَه' جُنُوْدُه' لَوْ ذَهَبْتَ فَخَبَلْتَه' فَلَمَّا دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعَثَ اللهُ جِبْرَئِيْلَ فَرَكَضَه' بِرِجْلِهٖ رَكْضَةً فَوَقَعَ بِعَدَنَ۔

(ضیاء النبی ﷺ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۵۶)

"عکرمہ سے مروی ہے کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں۔اس نے اپنے لشکریوں کو کہا رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا۔اس کے لشکریوں نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلاء کر دو۔ جب وہ اس نیت سے حضور ﷺ کے قریب جانے لگا تو حضرت جبرائیل نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا۔

آداب میلاد النبی ﷺ

میلاد النبی ﷺ منانے والے اور بالخصوص اس کا اہتمام کرنے والے خوش بخت اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ وہ بارگاہ مصطفوی ﷺ کے آداب کو ہر لمحہ ملحوظ خاطر رکھیں کیونکہ!

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر است

اس موقع پر ہر غیر شرعی کام سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں، کوئی لمحہ غفلت میں نہ گزاریں، ذکر و اذکار، صدقہ و خیرات اور درود و سلام کے تحائف کے ساتھ شہنشاہِ فضل و کرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیں اور اپنی بخشش و فلاح کا سامان مہیا کریں۔

یارب العلمین! اپنے حبیب کریم ﷺ کی میلاد پاک کی بابرکت ساعت کے تصدق میں ہمیں شرّ شیطان اور ھوائے نفس سے محفوظ فرما اور اپنے محبوب ﷺ کا قرب اور غلامی دائمی عطا فرما۔ اس مقالہ کی طباعت و اشاعت میں جناب حاجی محمد جمیل ملک و جملہ اراکین میلاد مصطفیٰ کمیٹی ڈڈیال اور تمام اہلِ ایمان کی کاوشوں کو شرف قبول عطا فرما! آمین! بجاہِ طٰہٰ و یٰسین

ملنے کا پتہ! جامعہ غوثیہ رضویہ، مرکزی جامع مسجد حنفیہ، ڈڈیال آزاد کشمیر